73
N 6

تَبْرِیدُ النَّوَاظِرِ

فِی

تَحْقِیقِ الْحَاضِرِ وَالنَّاظِرِ

یَعْنِی

آنکھوں کی ٹھنڈک

DATA ENTERED

طبع چہارم

صدیق اینڈ
تاجران کتب و
لوہاری دروازہ

مؤلفہ

ابُوالزَّاہِدُ محمد سرفراز خاں صفدر

قیمت ۰—۱۲—۲

مراد لینا کیونکر صحیح ہے ؟ کیا معلوم شاعر نے کس کو خطاب کیا ہے !

مسلّم محدثین کرامؒ و فقہاء عظامؒ اور ارباب تاریخ کی کم از کم دو شہادتیں ایسی پیش کرو جنہوں نے یہ کہا اور لکھا ہو۔ کہ یہ قصیدہ حضرت امام صاحب نے تصنیف فرمایا ہے۔ محض زبان سے دعویٰ کرنے کا نام ہرگز ثبوت نہیں ہوتا ہے۔ یہ نازک مقام ہے قدم سنبھال کے رکھنا پڑیگا۔ ؎

اُبھری ہوئی ہے چوٹ دلِ دردمند کی
رکھنا قدم تصوّر جاناں سنبھال کے،

فریقِ مخالف کی سولھویں[۱۶] دلیل اور اس کا دفعیہ

مفتی احمد یار خان صاحب اور مولوی محمد عمر صاحب وغیرہ نے حاضر و ناظر کا مسئلہ اکابر علماء دیوبند سے بھی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے اور ان کی عبارات سے یہ مسئلہ کشید کیا ہے کہ ان کی عبارتوں سے بھی حاضر و ناظر کا مسئلہ ثابت ہے مگر ایک معمولی سمجھ کا ادنیٰ طالب علم بھی بخوبی یہ سمجھ سکتا ہے کہ ان کی عبارتوں سے یہ مسئلہ ثابت کرنا خالص سینہ زوری اور ہٹ دھرمی کی شرمناک اور بدترین مثال ہے جب کہ ان کی عبارتوں میں صراحت اور وضاحت سے اس مسئلہ کی تردید کی گئی ہے پھر ان کی عبارات بالکل صاف ہیں اُن سے اس مسئلہ کے اثبات کا شبہ بھی پیدا نہیں ہو سکتا اس لئے ان کے جواب کی اصلاً ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی البتہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند (المتوفی ۱۲۹۷ھ) اور حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہیؒ (المتوفی ۱۳۲۳ھ) کی عبارتوں سے ممکن ہے کہ کسی کج فہم کو شبہ ہو۔ اس لئے ان کو نقل کر کے ان کا جواب دینا ضروری معلوم ہوتا ہے چنانچہ مولوی محمد عمر صاحب اور مفتی احمد یار خان صاحب لکھتے ہیں۔ واللفظ لہ

چوتھی فصل حاضر و ناظر کا ثبوت مخالفین کی کتابوں سے۔ تحذیر الناس ص۱۰ میں مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دارالعلوم دیوبند کہتے ہیں کہ اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِھِمْ کو بعد لحاظ صلہ من انفسھم کے دیکھئے تو یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام کو اپنی

Marfat.com

امت کے ساتھ وہ قرب ہے کہ ان کی جانوں کو بھی اُن کے ساتھ حاصل نہیں ہے کیونکہ اولیٰ بمعنی اقرب ہے (جاء الحق ص۱۴۸ و مقیاس حنفیت ص۲۸۹)

الجواب: حضرت نانوتویؒ نے اس قرب کا مفہوم خود تحذیر الناس میں اور اس سے بڑھ کر علی وجہ الاتم آبِ حیات میں بیان کیا ہے اس سے حاضر و ناظر کا قرب ہرگز مراد نہیں ہے ہم بجائے دقیق تفصیل میں پڑنے کے خود حضرت مولانا کی ایک عبارت عرض کر دیتے ہیں بغور ملاحظہ فرمائیں۔ حضرت مولانا نانوتویؒ حکیم عبدالصمد صاحبؒ کے نام خط میں یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ۔

مرشدوں کی نسبت یہ خیال غلط ہے کہ ہر دم ساتھ رہتے ہیں اور ہر دم آگاہ رہتے ہیں۔ یہ خدا کی ہی شان ہے گہہ و بیگاہ بطور خرق عادت بعض اکابر سے ایسے معاملات ظاہر ہوئے ہیں۔ جاہلوں کو یہ دھوکا پڑا ہے تصوّر میں صورت کا خیال امر فضول ہے جیسے کسی کے تذکرہ کے وقت کسی کا خیال آتا ہے۔ ایسا ہی تصوّر شیخ میں۔ مگر تصوّر کرو تو اپنے آپ کو اپنی جگہ اور شیخ کو اپنے وطن میں اور اس کے ساتھ یہ خیال رہے کہ اُدھر سے کچھ فیض آتا ہے اللہ الصمد اور بسم اللہ کو برائے چند بوقوف رکھو اور الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ بہت مختصر ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر نہ سمجھنا چاہیے ورنہ اسلام کیا ہوگا کفر ہوگا بلکہ یوں سمجھئے یہ پیغام فرشتے پہنچاتے ہیں (انتہیٰ بلفظہٖ فیوض قاسمیہ ص۴۸)

حضرت مولانا نانوتویؒ کی غیر متعلق عبارتوں سے مسئلہ حاضر و ناظر کشید کرنے والوں کو ذرا ہوش میں آکر یہ عبارت بار بار اور غور سے پڑھنی چاہیئے طبیعت صاف ہو جائے گی۔ انشاء اللہ العزیز

مولوی محمد عمر صاحب مخالفین کی کتابوں سے حاضر و ناظر ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ فتاویٰ رشیدیہ جزا ص۹۱ اور فخر عالم علیہ السلام کو مجلس مولود میں حاضر و ناظر جاننا بھی غیر ثابت ہے اور باعلام اللہ تعالیٰ جانتا ہے تو شرک نہیں (مقیاس حنفیت ص۲۸۹)

الجواب: اس عبارت میں "ورنہ شرک ہے" کے الفاظ حذف کر کے اس سے مسئلہ حاضر و ناظر کشید کرنا مولوی محمد عمر صاحب ہی کا کام ہے۔ صرف مجلس مولود میں باعلام اللہ جاننے کے شائقہ

ہونے سے یہ کیسے اور کیونکر لازم آیا کہ آپ ہر وقت اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہوتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھنا شرک نہ ہوگا۔ لیجئے یہ مسئلہ ہم خود حضرت مولانا گنگوہیؒ کے ارشاد سے واضح کر دیتے ہیں۔ مولانا فرماتے ہیں کہ۔ عقیدہ کرنا کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام سب غیب کو جانتے ہیں شرک قبیح جلی ہوو۔ گا۔ معاذ اللہ حق تعالےٰ سب مسلمانوں کو ایسے عقیدۂ فاسدہ سے نجات دیوے۔ آمین۔ پس ایسے عقیدہ والا مشرک ہوا اور جب انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کو علم غیب نہیں تو یا رسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا۔ اگر یہ عقیدہ کرکے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں بسبب علم غیب کے تو خود کفر ہے۔ اور جو یہ عقیدہ نہیں تو کفر نہیں مگر کلمہ مشابہ کفر ہے۔ البتہ اگر اس کلمہ کو درود شریف کے ضمن میں کہے اور یہ عقیدہ کرے کہ ملائکہ درود شریف آپ کو پیش کرکے عرض کرتے ہیں تو درست ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ ملائکہ درود بندۂ مؤمن کا آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں (فتاویٰ رشیدیہ ج ۲ ص ۴) حضرت مولانا گنگوہیؒ کی اس واضح تر عبارت کے بعد بھی اگر مولوی محمد عمر صاحب وغیرہ کی طبیعتیں خلجان باقی رہے تو پہلے آپ کو اپنی طبیعت عالیہ کا علاج کرا لینا چاہیئے پھر دوسروں پر اعتراض کی فکر کرنی چاہیئے۔ ؎

شکوہ کرنا ہو تو اپنا کر مقدر کا نہ کر،
خود عمل تیرا ہے صورت گر تیری تصویر کا

مفتی احمد یار خاں صاحب کا بزعم خود مولانا گنگوہیؒ کی ایک عبارت سے کہ۔ ہم مزید یقین داند کہ روح شیخ مقید بیک مکان نیست پس ہر جا کہ مرید باشد قریب یا بعید اگرچہ از شیخ دور است ادراک و حمایت او دور نیست الی ان قال شیخ را بقلب حاضر آورد و بلسان حال سوال کند البتہ روح شیخ باذن اللہ القاء خواہد کرد مگر ربط تام شرط است الخ (جاء الحق ص ۱۴۹) نزاعی مسئلہ حاضر و ناظر پر استدلال کرنا مفتی صاحب کا انتہائی کمال ہے اور صوفیاء کرامؒ کی اصطلاحات کو سمجھنے میں بھی مفتی صاحب خوب مہارت رکھتے ہیں۔ اور باوجود اس تصریح کے کہ اگرچہ از شیخ دور است۔ شیخ را بقلب حاضر آورد اس سے نزاعی حاضر و ناظر مراد لینا کیا ہی دیانت ہے۔ اگر ایسے ہی بالکل اور

Marfat.com

فرشناس مفتی دو چار اور پیدا ہو گئے تو قوم غنی ہو جائے گی ؎

ایں چنیں ارکان دولت ملک را ویران کنند

فریقِ مخالف کی سترھویں دلیل اور اس کا دفاع

یہ سوال فریق مخالف کا معرکۃ الآراء ہے جس کو مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی مولوی حشمت علی خان صاحب، مفتی احمد یار خاں صاحب اور مولوی محمد عمر صاحب وغیرہ نے مختلف تعبیرات سے بدرنگ اور بھیانک سے بھیانک صورت اور شکل میں پیش کر کے عامۃ المسلمین کے ایمانی جذبات کو ابھار کر صرف اپنا اُلّو سیدھا کرنے کی بے جا سعی کی ہے۔ (دیکھئے حسام الحرمین ص۱۰۴، مقیاس حنفیت ص۲۱۲ اور جاء الحق ص۴۰ وغیرہ) اس اعتراض کا خلاصہ یہ ہے کہ دیوبندیوں کے نزدیک شیطان اور ملک الموت تو ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں مگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں ہیں۔ تو ان کے نزدیک شیطان اور ملک الموت کا علم حضورؐ سے زیادہ ہوا (العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔ صفدر) براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب ص۵۱ جاء الحق ص۴۰ محصلہ۔

الجواب: دجل اور فریب کی مثالیں تو دنیا میں بے شمار ہیں، تلبیس اور بددیانتی کے نمونے تو اس جہاں میں لاتعداد ہیں۔ افتراء اور بہتان کے طریقے تو اس دارِ فانی میں اَن گنت ہیں مگر جس رنگ اور صورت میں مکر و خداع کے اوزار فریق مخالف نے یہ اعتراض کرتے وقت اختیار کئے ہیں۔ اس کی شاذ و نادر مثال ہی دنیا میں کہیں موجود ہو گی۔ فریق مخالف نے یہود کو شرما دیا ہے اور ابلیس لعین کے کان بھی کتر لئے ہیں وان کان مکرھم لتزول منہ الجبال آخر ارشادِ خداوندی ہی تو ہے لیکن ؎

وہ آنکھ کہ ہے سرمۂ افرنگ سے روشن
پُرکار و سخن ساز ہے نمناک نہیں ہے

Marfat.com

آپ غور سے اس کی حقیقت ملاحظہ فرمائیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اہل بدعت کے مشہور اور محقق عالم مولوی عبدالسمیع صاحب رامپوری نے مجلس میلاد میں آنحضرتِ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حاضر و ناظر ہونے پہ بزعم خود چند دلائل پیش کئے ہیں جن میں سے ایک دلیل اُن کا یہ فاسد اور باطل خیال بھی ہے کہ جب ملک الموت اور شیطان ہر جگہ موجود ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کیوں مجلسِ مولود میں حاضر نہیں ہو سکتے؟ چنانچہ اس کے لئے انہوں نے چند روایتیں پیش کی ہیں اور پھر لکھتے ہیں: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ملک الموت تو ایک فرشتۂ مقرب ہے، دیکھو شیطان ہر جگہ موجود ہے۔ درمختار کے مسائلِ نماز میں لکھا ہے کہ شیطان اولاد آدم کے ساتھ دن کو رہتا ہے اور اس کا بیٹا آدمیوں کے ساتھ رات کو رہتا ہے علامہ شامی نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ شیطان تمام بنی آدم کے ساتھ رہتا ہے مگر جس کو اللہ نے بچا لیا۔ اس کے بعد لکھا ہے۔

واقدرہ علی ذالك كما اقدر ملك الموت علیٰ نظیر ذالك۔ انتھیٰ (بلفظہ انوارِ ساطعہ ص۱۷۶) یعنی اللہ تعالیٰ نے شیطان کو اس بات کی قدرت دے دی ہے جس طرح ملک الموت کو سب جگہ موجود ہونے پر قادر کر دیا ہے۔

اس کے بعد مولوی عبدالسمیع صاحب سورج اور چاند کی مثال دے کر پھر یوں لکھتے ہیں کہ: اب فکر کرنا چاہیے جب چاند سورج ہر جگہ موجود اور ہر جگہ زمین پر شیطان موجود ہے اور ملک الموت ہر جگہ موجود ہے تو یہ صفت خاص خدا کی کہاں ہوئی جس میں رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو شریک کرنے سے مشرک اور کافر ہو جائیں۔ معاذ اللہ۔ اور تماشا یہ کہ اصحابِ محفلِ میلاد تو زمین کی تمام جگہ پاک ناپاک مجالس مذہبی و غیر مذہبی میں حاضر ہونا رسول اللہ کا نہیں دعوے کرتے ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے بھی زیادہ تر مقامات پاک و ناپاک کفر غیر کفر میں پایا جاتا ہے (بلفظہ انوارِ ساطعہ ص۱۷۷) اہل بدعت حضرات آنکھیں کھول کر بار بار اس عبارت کو پڑھیں کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے محفلِ میلاد میں حاضر و ناظر ہونے کو شیطان لعین وغیرہ کے ہر جگہ حاضر ہونے پر یہ شیطانی قیاس کس نے کیا ہے۔ کسی دیوبندی عالم نے یا مولوی عبدالسمیع صاحب بدعتی نے! پھر یہ کس نے کہا ہے کہ جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم تو ہر پاک و ناپاک، مذہبی اور غیر مذہبی مجلس میں حاضر نہیں ہیں اور ابلیس کا حاضر ہونا زیادہ تر مقامات میں

Marfat.com

ہے۔وہ پاک ہوں یا ناپاک مجالسِ کفر ہوں یا غیر کفر؟ بتاؤ اہل بدعت حضرات کہ شیطان کے ہر جگہ موجود ہونے پر یہ دلیل پیش کر کے اس کی وسعتِ علمی کس نے بیان اور تسلیم کی ہے؟ کیا یہ براہین قاطعہ کی عبارت ہے یا انوارِ ساطعہ کی؟ یہ مولوی عبدالسمیع صاحب بول رہے ہیں یا قطبِ وقت حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ؟ عوام الناس کو دھوکہ دے کر گمراہ کرنے والو بتاؤ یہ کیا قصہ ہے؟ خان صاحب بریلی نے حسام الحرمین ص۱۵ وغیرہ میں اور اسی طرح مولوی محمد عمر صاحب اور مفتی احمد یار خان صاحب وغیرہ اہل بدعت نے شرم وحیا کو بالائے طاق رکھ کر کیسی ہٹ دھرمی کا ثبوت دیا ہے، کہ جناب سردار دوجہاں حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ہر جگہ حاضر وناظر ہونے کو ابلیس لعین پر تو ان کا مولوی قیاس کرے اور جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے حاضر وناظر ہونے سے زیادہ تر مقامات میں ابلیس لعین کو حاضر وناظر مان کر اس کی وسعتِ علمی ثابت کرے اور یہ اس ابلیسی اور شیطانی قیاس کو مؤلف براہین قاطعہ کے گلے مڑ دیں کیا اس سے بڑھ کر بھی بیحیائی کا کوئی مظاہرہ ہوگا؟ مگر کیا ہی خوب کہا گیا ہے ؏

کہ بے حیا باش وہرچہ خواہی کن

قارئین کرام آپ نے ملاحظہ کر لیا کہ اس باطل قیاس کے ذریعہ ابلیس لعین کی وسعتِ علمی کو تسلیم اور بیان کرنے والا مولوی عبدالسمیع صاحب بدعتی رامپوری صاحبِ انوارِ ساطعہ ہے حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ نے انوارِ ساطعہ کے جواب میں جب براہین قاطعہ لکھی تو اس بحث سے صرفِ نظر کرتے ہوئے کہ کیا تمام دنیا کو گمراہ کرنے والا صرف ابلیس لعین ہے یا اس کی ذریت اور چیلے چانٹے ہیں اور وہ خود دریا پر تخت بچھا کر آرام کرتا ہے۔جیسا کہ صحیح مسلم کی روایت میں آتا ہے (مشکوۃ ج ص۱۷) اور کیا ایک ہی شیطان دن اور رات میں انسان کو گمراہ کرنے پر مامور ہوتا ہے یا دن کا اور ہوتا ہے اور رات کا اور؟ اور اس سے بھی قطع نظر کرتے ہوئے کہ کیا جان نکالنے والا صرف ایک ہی فرشتہ ہے یا حسبِ ارشادِ خداوندی تَوَفَّتْهُمْ رُسُلُنَا کئی ایک فرشتے ہیں اور ملک الموت ان کے انچارج ہیں؟ اور اس سے نظر ہٹاتے ہوئے کہ کیا کرۂ ارض کے ہر حصہ پر ہر وقت

سورج اور چاند موجود ہوتے ہیں یا ایک جگہ ان کا طلوع ہوتا ہے تو دوسری جگہ غروب؟ ان تمام امور سے پہلو تہی کرتے ہوئے بغرضِ اختصار حضرت مولانا خلیل احمد صاحب نے اس باطل قیاس کو یوں رد کیا ہے کہ۔

الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کونسا ایمان کا حصّہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کونسی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کیا جاتا ہے۔ (براہین قاطعہ)

مولانا یہ فرمانا چاہتے ہیں کہ اے مولوی عبدالسمیع صاحب تم نے شیطان اور ملک الموت کے ہر جگہ موجود ہونے پر بزعم خود چند حدیثیں بطور نص کے پیش کی ہیں جو تمہارے نزدیک مقیس علیہ ہیں بتاؤ کیا ایسی ہی کوئی نص جناب فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے پر بھی موجود ہے؟ اگر ہے تو لائیے اللہ اللہ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو ایسے قیاس فاسد سے اُن نصوص قطعیہ کو کیوں رد کرتے ہو جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم الغیب اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہونے کی نفی ہے! اور اس مخصوص صفت خداوندی کو آپ کے لئے تسلیم کر کے کیوں شرک کا ارتکاب کرتے ہو! اور بتاؤ نصوص قطعیہ کو قیاس فاسد سے رد کر دینا کونسا ایمان کا حصّہ ہے؟ غرضیکہ یہ شیطانی قیاس اور شیطان کے لئے وسعتِ علمی فریق مخالف کے پیشوا اور مقتدا مولوی عبدالسمیع صاحب نے تسلیم اور پیش کی ہے۔ مولانا خلیل احمد صاحب نے صرف یہ کیا ہے کہ اس فاسد اور باطل قیاس کو رد کیا ہے۔ مگر فریق مخالف کے مولوی صاحبان بے حیائی کا برقع اور نقاب اوڑھ کر مسجدوں اور اسٹیجوں پر گلے پھاڑ پھاڑ کر یہ الزام مولانا سہارنپوری مظلوم پر عائد اور قائم کرتے ہیں اور اصل ظالم کو کوئی پوچھتا ہی نہیں مگر دنیا میں ایسا ہوتا رہا اور ہوتا رہتا ہے اور ہوتا رہیگا ؎

باش کہ تا طبل قیامت زنند
آن تو نیک آید و یا ایں ما!!

Marfat.com

مولوی احمد رضا خان صاحب بریلی نے اکابر علماء دیوبند کی عبارات میں قطع و برید کرکے اور مکر و فریب کے جملہ اوزار استعمال کرکے جب علماء حرمین شریفین سے تکفیری فتوے حاصل کئے تاکہ انگریز کی کالم حکومت مضبوط ہو اور بعض علماء حرمین کو جب شبہ ہوا تو انہوں نے چند سوالات تحریر کرکے مولانا خلیل احمد صاحب کو بھیجے جن میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ کیا تم نے شیطان کے علم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ تسلیم کیا ہے! مولانا نے دیگر سوالات کے جوابات کی طرح اس کا جواب بھی مفصل تحریر فرمایا ہے چنانچہ اس میں یہ بھی ہے کہ۔ اور ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے وہ کافر ہے۔ چنانچہ اس کی تصریح ایک نہیں ہمارے بہتیرے علماء کر چکے ہیں اور جو شخص ہمارے بیان کے خلاف ہم پر بہتان باندھے اس کو لازم ہے کہ شاہنشاہ روزِ جزا سے خائف بن کر دلیل بیان کرے۔ اور اللہ ہمارے قول پر وکیل ہے۔ (المہند علی المفند ص ۲۷، ۲۸ مطبوعہ ۱۳۵۲ھ، ۱۹۳۳ء)

ان تصریحات کے باوجود بھی اگر کوئی ہٹ دھرم، اکابرین علماء دیوبند پر الزام رکھتا ہے اور خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق سے نہیں شرماتا تو ہمارا اس میں کیا دخل ہے؟ اِذَا لَمْ تَسْتَحِیْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔ مگر ایک وقت ایسا ضرور آئیگا جس میں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی سامنے آجائیگا اور حقیقت معلوم ہو جائیگی۔ کہ کون صحیح اور کون جھوٹا تھا؟ اور کس کا ساتھ دینا مناسب اور کس کا نامناسب تھا۔ اور کون صحیح معنیٰ میں اللہ تعالیٰ کا محب اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا مطیع تھا اور کون چوری کھانے والا مجنوں تھا؟ ؎

بوقتِ صبح شود ہمچو روزِ معلومت کہ باکہ باختہ عشق در شبِ دیجور

فریقِ مخالف کی اٹھارویں[۱۸] دلیل اور اس کا قلع قمع

مولوی محمد عمر صاحب لکھتے ہیں کہ:۔

۱۸۔ انعام ۵۲ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ۔

اور نہ چھوڑیئے آپ (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) لوگوں کو جو خاص اسی کی رضا کے لئے اپنے رب کی صبح شام عبادت کرتے ہیں۔

Marfat.com

اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مومنین کے نہ چھوڑنے کا اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اب تم کہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ نہیں ہیں تو تمہارا یہ کہنا ہم اپنے متعلق کیسے صحیح سمجھیں جب ہم مومن ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے نہ چھوڑنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ ہاں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر ہونے کے منکر ہیں ان کی یہی وجہ ہو سکتی ہے کہ وہ ایمان سے خالی ہیں۔ لہذا ان کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ نہیں۔ (بلفظہٖ مقیاس حنفیت ص۲۶۸)

جواب : دین الٰہی کے اندر تحریف اگرچہ بہت لوگوں نے کی ہے۔ مگر اس فن میں جو کمال مولوی محمد عمر صاحب کو حاصل ہے وہ کسی اور کو ہرگز حاصل نہیں ہے۔ وہ اپنے اس تحریف کے فن میں یکتائے روزگار ہیں اور لطف یہ ہے وہ اس پر شرماتے بھی نہیں ہیں۔ اگر وہ اس آیت کا سرسری شانِ نزول ہی ملاحظہ کر لیتے تو ان کو وَلَا تَطْرُدْ کے لفظی معنی میں نہ چھوڑیئے کہہ کر تحریف کی ضرورت ہی پیش نہ آتی نیز اس آیت کے مفہوم سے جو مضمون انہوں نے حاضر و ناظر کے مسئلہ پر استدلال کرتے ہوئے کشید کیا ہے اس سے یقیناً ان کو رستگاری ہو جاتی اس آیت کا شانِ نزول جیسا کہ صحیح مسلم ج ۲ ص۲۸۱ معالم التنزیل بر ابن کثیر ج ۳ ص۲۱۴ تاریخ بغدادی ج ۱ ص۱۵۱ تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص۳۱۵ اور روح المعانی ج ۷ ص۱۳۶ وغیرہ میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے (جو تمام صحابہ کرامؓ میں درجۂ اوّل کے مفسرِ قرآن سمجھے جاتے تھے) یوں مروی ہے کہ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت صہیبؓ، حضرت عمارؓ، حضرت بلالؓ اور حضرت خبابؓ جیسے دولتِ ایمان سے مالا مال اور اتباعِ رسول سے سرشار مگر دولتِ دنیا سے تہی دست بیٹھے ہوئے تھے کہ مشرکین کے چند ایک سردار آئے اور انہوں نے یہ مطالبہ کیا کہ اگر آپ ان نادار و مفلس غریب و فاقہ مست لوگوں کو اپنی مجلس سے باہر نکال دیں تو ہم آپ کی تقریر و وعظ سن لیں گے۔ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلبِ اطہر میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے ایمان لانے کے لئے جو جذبہ اور ولولہ پیدا کیا تھا وہ مخلوقِ خدا میں اور کس کا حصہ ہو سکتا ہے؟ آپ کے دل میں یہ خیال ہی پیدا ہوا تھا کہ اگر یہ لوگ توحید سن لیں اور میں اس مصلحت کے پیشِ نظر اپنے ان مخلص ساتھیوں کو تھوڑی دیر کے لئے مجلس سے نکال دوں اور کھڑا کر دوں تو کیا مضائقہ؟ مگر اللہ تعالیٰ کو غرباء سے جو محبت ہے، وہ عموماً سرمایہ داروں

Marfat.com

سے نہیں. اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی اور آپ کو تنبیہہ کی کہ آپ ہرگز ایسا نہ کریں. نہ تو اس آیت میں سب مومن مراد ہیں اور نہ ہر ایک کا ساتھ دینے کا ذکر ہے اور نہ حاضر و ناظر کا اس میں سوال پیدا ہوتا ہے یہ صرف مولوی محمد عمر صاحب کی خانہ زاد اختراع اور تحریف ہے ؏

زاغوں کے تصرّف عقابوں کے نشیمن

اسی مضمون کو اللہ تعالیٰ نے سورۂ کہف میں وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ الآیۃ میں بیان کیا ہے اس آیت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مختار کل ہونے کی بھی صاف طور پر نفی ثابت ہوتی ہے جیسا کہ مخفی نہیں مولوی محمد عمر صاحب کو اللہ تعالیٰ سمجھ عطا فرمائے کہ وہ دعویٰ اور دلیل میں مطابقت کا مفہوم ہی سمجھ سکیں. مفتی اور مولوی تو وہ بن بیٹھے ہیں مگر ؏

نہ ہر کہ موئے برافروخت دلبری داند

قارئین کرام! ہم نے نہایت اختصار کے ساتھ فریقِ مخالف کے دلائل اور ان کے جوابات آپ کے سامنے پیش کر دیئے ہیں ان کے علاوہ بھی بعض نہایت ہی لچر اور پوچ استدلالات فریق مخالف کی طرف سے پیش کئے گئے ہیں لیکن وہ اتنے عامیانہ اور جاہلانہ ہیں کہ ان کی طرف ایک مبتدی طالب علم کو بھی توجہ مبذول کرنا نامناسب اور غیر ضروری ہے. فریقِ مخالف کو ایک عمدہ اور نفیس اور جائز ورد بتاتا ہوں، وہ اس کو ہر وقت پڑھتا رہے آخر جائز ورد پڑھنے میں کیا مضائقہ ہے؟ ورد شریف یہ ہے ۔ ؎

اے مرے باغِ آرزو کیا ہے باغ ہائے تو
کلیاں تو گو ہیں چار سُو کوئی کلی کھلی نہیں،

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ اَفْضَلِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ

وَذُرِّيَّتِهٖ اَجْمَعِيْنَ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ اٰمِيْنَ ثُمَّ اٰمِيْنَ

وَاَنَا الْعَبْدُ الْاَحْقَرُ اَبُو الزَّاهِد مُحَمَّد سَرْفَرَاز خَان صَفْدَر الْحَنَفِی مَسْلَكًا وَالدِّيُوبَنْدِی تَلَمُّذًا وَالْحُسَيْنِی مَشْرَبًا وَالسَّوَاتِی نَسَبًا

خطیب جامع مسجد گکھڑ ——— ضلع گوجرانوالہ

کتبہ عبدالعزیز الحسینی

Marfat.com

اِزَالَۃُ الرَّیْبِ

عن عقیدۃ

عِلْمِ الْغَیْبِ

جس میں بڑی تحقیق و جستجو اور محنت شاقہ سے قرآن کریم، صحیح احادیث، صحابہ کرامؓ، تابعین، تبع تابعین، فقہاء کرام، محدثین اور علماء متکلمین اور بزرگان دین وغیرہ رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین کی واضح اور روشن ترعبارات اور اقوال اور ٹھوس حوالجات سے مستحکم دلائل اور مضبوط براہین کے ساتھ یہ مسئلہ ثابت کیا گیا ہے کہ غیب کا علم صرف اللہ تعالےٰ کو ہے اور بس۔ کسی ولی اور بزرگ، کسی نبی اور فرشتہ حتیٰ کہ جناب امام الانبیاء خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی علم غیب حاصل نہیں تھا۔ اور اس کے برعکس عقیدہ سراسر غیر اسلامی ہے اور نیز فریق مخالف کے تمام نقلی اور عقلی شبہات کے مسکت جوابات دے کر بفضلہ تعالیٰ اس مسئلہ کے مثبت اور منفی پہلو کی علمی بحث کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا گیا ہے کتاب پڑھنے سے اس کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے اور ذاتی و عطائی وغیرہ کی تمام دور از کار بحثیں بیک نظر سامنے آجاتی ہیں ؛

صفحات ۵۷۲۔ تقطیع ۲۰×۲۶/۸ کتابت وطباعت عمدہ۔ قیمت آٹھ روپے علاوہ محصول ڈاک

اَلْبَیَانُ الْاَزْھَر ترجمہ الفقہ الاکبر۔ ۸؍ حُلْیَۃُ الْمُسْلِمِیْن ۳؍

ملنے کا پتہ

(۱) ناظم مدرسہ عربیہ انجمن اسلامیہ۔ گکھڑ منڈی۔ ضلع گوجرانوالہ
(۲) ناظم شعبہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم۔ نزد گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ

Marfat.com

اِنکارِ حدیث کے نتائج

جب انسان راہِ راست سے بھٹک جاتا ہے تو اس کو قدم قدم پر ٹھوکریں لگتی ہیں اور بالآخر کسی مہلک اور عمیق گڑھے میں گر کر عزیز زندگی ہی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔ کم و بیش یہی نتیجہ شریعت محمدیہ (علیٰ صاحبہا الف الف تحیۃ) کے جادۂ مستقیم سے منحرف ہونے کا ہوتا ہے جن لوگوں نے ہوائے نفس کی پیروی یا کسی غلط فہمی میں مبتلا ہو کر آقائے نامدار خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح اور متواتر حدیثوں کا انکار کیا ہے۔ خود ان لوگوں کے اقوال اور خود نوشت تحریرات سے باحوالہ یہ معلوم کر لیجئے کہ ترکِ حدیث کے بعد ان کے خدا تعالیٰ۔ ملائکہ۔ تقدیر۔ انبیاء۔ معجزات۔ قرآن۔ نماز۔ زکوٰۃ۔ روزہ۔ قربانی۔ حلال و حرام۔ قیامت و آخرت حتیٰ کہ دین اسلام وغیرہ کے بارے میں کیا نظریات ہیں؟ اور ان کو کس قسم کے اسلام کی حاجت ہے اور چودہ صدیوں سے جو اسلام روئے زمین کے مسلمانوں میں مروّج چلا آتا ہے اسکی ان کے نزدیک کیا حیثیت ہے! اس جماعت کے سرکردہ لوگوں میں سے جناب عبداللہ صاحب چکڑالوی، حافظ اسلم صاحب جیراجپوری، نیاز احمد خان صاحب نیاز فتحپوری، ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب برق، ڈاکٹر احمد الدین صاحب، علامہ مشرقی صاحب تمنا عمادی صاحب مسٹر غلام احمد صاحب پرویز اور طلوع اسلام وغیرہ کے عقائد و افکار کی کچھ جھلکیاں اس کتاب میں ملاحظہ کیجئے۔

قیمت ....

ناشر
ناظم مدرسہ عربیہ انجمن اسلامیہ۔ گکھڑ منڈی۔ ضلع گوجرانوالہ
ناظم شعبہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم نزد گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ

فہرست ۔۔۔

راہِ سنت

جس میں بڑی تحقیق و عرق ریزی سے اہلِ سنت والجماعت کے دلائل کا
[illegible] کا مفہوم اور حکم، قرآنِ حکیم، صحیح احادیث اور صدہا عبارات سے واضح کیا ہے
مشہور بدعات مثلاً میلاد، عرس، قبروں پر چراغاں کرنا، قبروں کو پختہ بنانا، قبر پر اذان
نمازِ جنازہ کے بعد دعا کرنا، تیجہ، ساتواں، دسواں، چالیسواں، جیلۂ اسقاط، دعا
وغیرہ وغیرہ پر فرداً فرداً مفصّل بحث کی گئی ہے اور فریقِ مخالف کو مسکت اور
جوابات دیئے گئے ہیں۔ اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اکابر علماءِ دیوبند پکے حنفی اور سُنّی
ہیں۔ ان کو وہابی وغیرہ کہنا سراسر بہتان، محض افتراء اور سفید جھوٹ ہے۔

قیمت تین روپے آٹھ آنے۔ محصول ڈاک علاوہ

مسئلہ قربانی ۴ چالیس دعائیں ۸

نوٹ :۔ سب کتابوں کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

ملنے کے پتے

(۱) ناظم مدرسہ عربیہ انجمنِ اسلامیہ۔ گکھڑ منڈی۔ ضلع گوجرانوالہ

(۲) ناظم شعبۂ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

Marfat.com

نعیمِ الحاضر والناظر

یعنی

آنکھوں کی ٹھنڈک

DATA ENTERED

طبع چہارم

مؤلفہ

ابوالزاہد محمد سرفراز خاں صفدر

قیمت ۰-۱۲-۲

Marfat.com